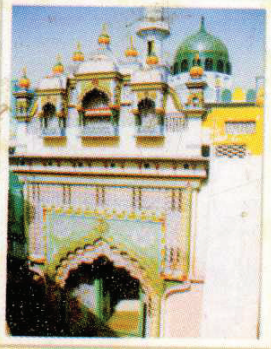
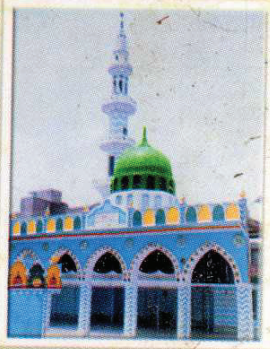


# عَظِيمُ الشَّانِ تاجدارِ بریلی نمبر



**انٹرنیشنل غوثیہ فورم**



شیخ محمد ہدایت پال لکھنؤ اسلام

دینی، سماجی، اخلاقی اور ملٹی اقدار کا محافظ

جوہر آباد

سید محمد

# الوارر رضا

تعمیم و تحریکات

تاجدار بریلی نمبر  
2003ء

معاون ایڈیٹر

صاحبزادہ طاہر سلطان قادری  
قاری محمد عامر خان

چیف ایگزیکٹو

مفتی آصف محمود قادری

چیف ایڈیٹر

ملک محبوب الرحمن قادری

ایڈیٹر

محمد تاج قادری

## مجلس تحریر

محقق العصر مفتی محمد خان قادری

ادیب شہیر سید محمد فاروق القادری

پروفیسر ظفر الحق بندیالوی، علامہ جاوید القادری

علامہ عبدالحکیم شرف قادری، محمد خالد شبلی

سید وجاہت رسول قادری، مفتی جمیل احمد نعیمی

مفتی محمد ابراہیم قادری، مفتی محمد امین قادری

پروفیسر حفیظ تائب، سید صابر حسین بخاری

سید عبد اللہ شاہ قادری، طارق سلطانپوری

## فیسر سہیل ستی

سیاح حرین حضرت بابا پیر سید طاہر حسین شاہ نقشبندی

پیر طریقت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان (ڈھانگری شریف)

استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبدالحق بندیالوی

پروفیسر صاحبزادہ محبوب حسین چشتی (پیر بل شریف)

قیمت فی شمارہ -/200 روپے

سرکولیشن  
مسنجر

مجلس انتظامیہ

کیوزنگ عبدالقدیر  
جاوید انجم گورایہ

مرزا محمد کامران طاہر، ملک محمد قمر الاسلام، مظہر حیات قادری

## مجلس مشاورت

سید ضیاء انور شاہ، ملک مطلوب الرسول اعوان، ملک محمد فاروق اعوان، پیر طریقت میاں غلام صفدر گوڑوی

ڈاکٹر خالد سعید شیخ، حافظ خان محمد مابل ایڈووکیٹ، الطاف چغتائی، پروفیسر قاری محمد مشتاق انور

ملک الطاف عابد اعوان، ملک قاری محراب اکرام اعوان، محمد جاوید اقبال کھارا، مرزا عبد الرزاق طاہر

صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ، مفتی گل احمد عتیقی، مولانا محمد طاہر تبسم، ڈاکٹر محمد تسلیم قریشی

پروفیسر نصر اللہ معینی، صاحبزادہ فیض الامین فاروقی، ریاض صدیق ملک، طارق محمود نقشبندی

انٹرنیشنل غوثیہ فورم Mob: 0300-9429027

Ph: 0454-721787

الوارر رضا لاہوری بلاک نمبر ۴ جوہر آباد ضلع خوشاب



نمبر شمار	حسن ترتیب	صفحہ نمبر
1	سلام عام ہے یارانِ مکتبہ والے کے لیے (اپنی بات)	7
2	پیغام قائد اہلسنت مولانا الشاہ احمد نورانی چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن	9
3	پیغام حضرت امیر اہلسنت پیر میاں عبدالحق قادری مدظلہ العالی اہلسنت پاکستان	10
4	پیغام حضرت پیر محمد حقیق الرحمن مرکزی صدر جمعیت علماء جموں و کشمیر	11
5	پیغام صاحبزادہ سید نجات حسین شاہ چیئرمین وی مسلم بینڈز انٹرنیشنل	12
6	پیغام حضرت صاحبزادہ پروفیہہ محبوب حسین چشتی سجادہ نشین پیر بل شریف	13
7	قطعہ تاریخ طباعت پیر سید گل حسین شاہ قادری مدظلہ	13
8	پیغام استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری امیر عالمی تنظیم اہلسنت	14
9	پیغام مفسر قرآن شارح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی	15
10	پیغام حضرت مفتی محمد الطہر نعیمی	15
11	قطعہ تاریخ اشاعت انوار رضا تاجدار بریلی نمبر	16
12	پیغام محقق رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	17
13	پیغام سید وجاہت رسول قادری صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی	19
14	تاجدار بریلی نمبر کا سرورق	21
15	پیغام شیخ المشائخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمن پیر ارچی خراسانی	22
16	پیغام حضرت مفتی جمیل احمد نعیمی (کراچی)	23
17	تویر حقیقت حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ گیلانی (پشاور)	25
18	پیغام پیر طریقت حضرت میاں محمد حنفی سیفی	27
19	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بارے میں علامہ اقبال کی رائے	28
20	ڈاکٹر رضا (تاریخی مادہ ہائے سن ولادت و سن وصال امام احمد رضا)	28
21	احمد انعامت (ڈاکٹر خالد سعید شیخ)	29
22	بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری کے آداب (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری مدظلہ)	35
23	مکتب میرے دوستوں سے بچاؤ فضائل بریلوی (علامہ سید محمد فاروق القادری)	41
24	امام احمد رضا کے ماہ و سال (محقق رضویات ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی عقیدت)	50

صفحہ نمبر	حسن ترتیب	نمبر شمار
51	امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تین ایک جمعہ گیر شخصیت..... (مولانا کوثر نیاز)	25
62	خراج عقیدت بحضور اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ..... (علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل احسنی)	26
63	الشیخ امام احمد رضا خاں البریلوی البندی..... (ڈاکٹر نجیب جمال)	27
68	تاریخی مادہ باب سن ولادت امام احمد رضا خاں..... (ساجزادہ فیض الامین فاروقی)	28
69	ختم نبوت اور امام احمد رضا..... (محقق العصر مفتی محمد خان قادری)	29
81	تاجدار بریلی کی کیابات ہے..... (میر حسان الحیدری سہروردی)	30
85	ترجمان قرآن، امام احمد رضا خاں بریلوی..... (مولانا محمد عبدالعزیز شرف قادری)	31
95	امام احمد رضا خاں، مقصد تعلیم اور وقومی نظریہ..... (مفتی گل احمد قسری)	32
103	فیض جاری ہے جہاں میں منظر اسلام کا..... (ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی)	33
105	فاضل بریلوی کے تیرہ اعتقالات علمی کارنامے..... (ڈاکٹر محمد مالک)	34
108	منظر اسلام ہے یا جلوہ حسن عمل..... (پروفیسر محمد اکرم رضا)	35
109	امام احمد رضا اور محققین جامعہ ازہر..... (علامہ محمد نعمان اعظمی، انڈیا)	36
115	منقبت، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی..... (خولجہ غلام قطب الدین فریدی)	37
116	قطعہ تاریخ صد سالہ جشن دارالعلوم منظر اسلام..... (طارق سلطانپوری)	38
117	قادی روضیہ اور جہان علم و دانش..... (محمد کمال الدین مصباحی بنگال)	39
127	قطعہ منظر اسلام..... (سید عارف محمود مجبور روضی)	40
129	سائنسی تحقیقات ”المسلوٰظ“ کے آئینے میں..... (روضی سلیم شہزاد، انڈیا)	41
143	عرس اعلیٰ حضرت بریلوی اور تائید تحریک پاکستان (ایک اہم دستاویز)	42
146	..... (مولانا غلام معین الدین نعیمی)	
147	قطعہ..... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ.....	43
153	..... (راجا رشید محمود)	44
155	منقبت..... بحضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ..... پروفیسر محمد اکرم رضا	45
162	..... (پروفیسر الطاف عابد اعوان)	46
	منقبت..... بحضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ.....	47



آپ کی زبان مبارک سے اشہدان الہ الا اللہ میں جو "لا" ہے اس کے علاوہ! یعنی نہیں کا لفظ کسی نہیں فرمایا شاہ رضا کہتے ہیں۔

وہ کیا جو وہ کرم ہے شہ بطحا تیرا  
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

یہ دہن اقدس، یہ نہر رحمت کہ سفر طائف میں پتھروں کی بارش ہوئی، سر مبارک سے خون بہا، نعلین مبارک تک آگیا۔ مگر ہاتھ دکھا کواٹھائے۔ عرض کیا۔

لَا تَحْمِلُ مَعَهُ قَوْمِي فَانْصَرَفُوا  
"اے اللہ میری قوم کو ہدایت نصیب فرما یہ لوگ نہیں جانتے علم نہیں رکھتے۔

برے مقام اور پیغام سے بے خبر ہیں۔

تو اس دہن اقدس کو نہر رحمت کہا اور لیش مبارک کیا ہے؟ اس نہر رحمت کے گرد لہلہانے والا سبزہ، جس نے نہر رحمت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اب ایک شعر ملاحظہ فرمائیے۔

خط کی گر دہن وہ دل آرا چھین  
سبزہ نہر رحمت پہ لا کھوں سلام

رضا آگئے بڑھتے ہیں۔ سرکار کی، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و اہل بیت کی اولیائے کبار کی، بالخصوص حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی (جو امام الاولیاء ہیں) تعریف کرنے کے بعد حرف مطلب زبان پر لاتے ہیں مگر اس میں بھی کیا امتیاز اور اختصاص ہے، درخواست ذاتی نہیں جماعتی ہے انفرادی نہیں اجتماعی ہے۔ صرف اپنے لئے نہیں پوری امت کے لئے کہتے ہیں۔

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں  
شاہ کی ساری امت پہ لا کھوں سلام

اور خود کیا چاہتے ہیں؟ یہ سلام اور نعت لکھنے سے غرض کیا ہے؟ کہتے ہیں میں تو صرف اتنا انعام چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن جب سب آپ پر سلام بھیج رہے ہوں وہ فرشتے جو آپ کی خدمت کے لیے مقرر ہیں مجھے آواز دے کر کہیں "احمد رضا! تم بھی تو سلام سناؤ وہی سلام۔ مصطفیٰ جان رحمت پہ لا کھوں سلام۔ تو میری مزدوری وصول ہو جائے گی۔

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور  
بھجیں سب ان شوکت پہ لاکھوں سلام  
مجھ سے خدمت کے قدی کہیں ہاں رضا  
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

بات پھیل گئی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مخالفین جس بات کو شاہ احمد رضا کا تشدد کہتے ہیں وہ تشدد نہیں ان کا عشق رسول ﷺ ہے۔ ان کا ادب و احتیاط ہے جو فتوے نویسی سے لے کر ترجمہ قرآن تک اور ترجمہ قرآن سے لے کر ان کی نعتیہ شاعری تک ہر جگہ آفتاب و ماہتاب بن کوٹھنوشانی کر رہا ہے۔

اور کہنے والوں کی زبان کون روک سکتا ہے وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت احمد رضا اول و آخر انگریز نواز شخصیت تھے۔ خلافت ترک موالات اور تحریک ہجرت اور تحریک ہجرت کی سبھی انقلابی تحریکوں میں ان کی روش انقلاب دشمنی پر مبنی تھی۔ ہندوستان کے دارالسلام اور دارالحرب ہونے کی بحث میں بھی ان کا نقطہ نظر رجعت پسندانہ تھا۔ اس لیے برصغیر کی تحریک آزادی میں انہوں نے محض منفی کردار ادا کیا اور بس!

سب سے پہلے تو اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ امام احمد رضا پالیٹیشن نہیں، سینیٹس مین تھے۔ سیاسی لیڈر نہ تھے، مدبر تھے، پالیٹیشن اور سیاسی لیڈر عوام کی خواہشات کے تابع ہوتے ہیں جبکہ سینیٹس مین اور مدبرین پیش بینی کر کے حالات کا رخ متعین کرتے ہیں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ تحریکیں اپنے اپنے وقت میں جذباتیت کا سیل رواں تھیں مگر ان تحریکوں کا نتیجہ کیا نکلا، تحریک ہجرت پر تہرہ کرتے ہوئے مولانا رئیس احمد جعفری ندوی نے لکھا ہے۔

"پھر ہجرت کی تحریک انھی، اٹھارہ ہزار مسلمان اپنا گھر بار، جائیداد، اسباب غیر منقولہ اونے پونے بیچ کر..... خریدنے والے زیادہ تر ہندو ہی تھے، افغانستان ہجرت کر گئے وہاں جگت ملی واپس آئے گئے، کچھ مر کھپ گئے۔ جو واپس آئے تباہ حال خستہ، در ماندہ، مفلس، قلاش، تہی دست، بے نو، بے زاد و مدار۔ اگر اسے بلاکت نہیں کہتے تو کیا کہتے ہیں۔ (حیات محمد علی جناح ص ۱۰۸)

اور تحریک ہجرت اس بحث کا منطقی نتیجہ تھی کہ ہندوستان دارالسلام ہے یا دارالحرب امام احمد رضا دارالحرب قرار نہیں دیتے تھے وہ جانتے تھے کہ اس سے مسلمانوں کے لیے سود کھانا تو جائز



ہو جائے گا۔ مگر ہجرت اور تلوار اٹھانا ان پر لازم ہو جائے گا۔ وہ اسے دارالسلام قرار دیتے تھے کہ سیکڑوں برس مسلمان اس پر حکمران رہے تھے۔ اب بھی سرزمین میں امن تھا۔ اور مسلمانوں کی دینی فرائض کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ حیرت ہے کہ جو لوگ انگریز کے زمانے میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے پر مضرت تھے آج ہندو راج میں اسے دارالحرب قرار دینے کا لفظ بھی منہ سے نہیں نکالتے۔ مطلب دارالحرب ہے انگریز کے سامنے ہندو پس پردہ ان فتوؤں کی تار ہلا رہے تھے جن میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا جا رہا تھا تاکہ مسلمان انگریز کے خلاف تلوار اٹھائیں مگر کپ جائیں اور جو باقی بچیں وہ ہجرت کر کے اس سرزمین ہی کو چھوڑ جائیں۔ آج ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا جائے تو ہندو سیکولرزم کا طلسم پاش پاش ہوتا ہے۔ مسلمان جہاد کے نام پر برسر پیکار ہوں یا ہجرت کریں۔ سیکولرزم کے غبار سے ہوا نکل جاتی ہے۔ اس لیے آج ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے والے مفتیان کرام کے وارث مہربلب ہیں اور اس طرز اپنے عمل سے امام احمد رضا کے فتویٰ کی تائید کر رہے ہیں۔

تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کا معاملہ بھی اس سے چنداں مختلف نہیں۔

۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی۔ اس میں ہندوستان سے فوجی بھرتی کرنے کے لیے برطانیہ نے اعلان کیا کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ظاہر ہے اس وقت مسلمانوں کے سامنے پاکستان کا نصب العین نہ تھا۔ ہندوستان آزاد ہوتا تو حکومت ہند اکثریت ہی کی ہوتی یہی وجہ ہے کہ گاندھی جی نے فوجی بھرتی کی زبردست حمایت کی اور دولاکھ کے قریب ہندو اور مسلمان سپاہی انگریزوں کی فوج کے ساتھ مل کر لڑے۔

ترکی کو اس جنگ میں شکست ہوئی۔ فتح پانے کے بعد انگریز وعدے سے بھر گیا۔ اب گاندھی جی اسے سزا دینے کی فکر میں تھے۔ اس مقصد کے لیے خلافت کا مسئلہ ڈھونڈ نکالا گیا۔ حالانکہ یہ سب جانتے تھے کہ ترکی کی سلطنت عثمانیہ اپنے کڑو توں کی وجہ سے خلافت کے نام پر ایک دھبے سے کم نہیں۔ مگر ایک کہا جانے لگا کہ ترکی کا سلطان اسلام کا خلیفہ ہے۔ اور اس کی خلافت ختم کرنا اسلام پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ مسلمان بھر گئے۔ ایک تحریک چل نکلی مگر طرفہ متناشیہ کہ تحریک کی قیادت گاندھی جی کے ہاتھ میں تھی۔ گویا جو ہندوستان میں ایک الگ خطہ زمین دینے کے حق میں نہ تھا وہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی خلافت بحال کر رہا تھا۔ امام احمد رضا گاندھی کے بچھائے ہوئے اس دام بھرنگ زمین کو خوب دیکھ رہے

تھے۔ فہم نے متحدہ قومیت کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب اقبال اور قائد اعظم بھی اس کی زلف لہر لہر کے سیر تھے، یکساں جائے تو دو قومی نظریہ کے عقیدے میں امام احمد رضا مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدا ہی، پاکستان کی تحریک کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اگر امام احمد رضا سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے باخبر نہ کرتے۔

یہی صورت حال تحریک ترک موالات کی تھی۔ گاندھی جی مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہر قسم کے بائیکاٹ کے لیے اکسارہے تھے۔ امام احمد رضا کا موقف یہ تھا کہ موالات دوقی اور محبت کو کہتے ہیں۔ حکم مشرکین اور کفار سے دوقی اور محبت نہ کرنے کا ہے لین دین اور معاملات کے ترک کا نہیں اور جہاں تک دوستی کی ممانعت کا تعلق ہے اس میں انگریز کی تخصیص نہیں اس میں ہندو بھی شامل ہیں۔ ایک مشرک سے پیار کی ٹینگیں بڑھا کر دوسرے مشرک کا مقطعہ مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔

قائد اعظم محمد علی جناح تحریک ترک موالات کے مخالف تھے مگر مولانا محمد علی اور مولانا شوکت

علی سمیت بہت سے مسلمان رہنما اس مسئلے میں گاندھی کے ساتھ تھے۔ امام احمد رضا کے کلمہ حق سے متاثر ہو کر یہ سیاسی اکابر بھی آہستہ آہستہ ہندو کی سیاست سے باخبر ہوتے چلے گئے۔ خود علامہ اقبال تحریک کے زمانے میں تحریک خلافت کی صوبائی کمیٹی کے صدر تھے۔ مگر جب تحریک کے اصل ہدف سے آگاہ ہوئے تو صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔ ان کے یہ اشعار اسی دور کی یادگار ہیں۔

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا  
خلافت کی کرنے لگا ہے تو گدائی  
خریدیں نہ ہم جس کو اپنے لبو سے  
مسلمانوں کو ہے تنگ وہ بادشاہی

جس زمانے میں یہ تحریکیں چل رہی تھیں۔ ان میں عوامی جذبات بھرے ہوئے تھے ویسے بھی ہماری قوم بدقسمتی سے انتہا پسند واقع ہوئی ہے۔ بقول شاعر۔

افسوس ہم چلے نہ سلامت روئی کی چال  
یا بے خودی کی چال چلے یا خودی کی چال

ایسے میں مخالفتوں اور الزام تراشیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسلک اعتدال پر قائم رہنا اور